خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

یکم دسمبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 274 — اتوار 19 رجب 1417ھ یکم فتح 1375ہش یکم دسمبر 1996ء

یقین گناہ سے چھڑاتا اور نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے

اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو؟ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو؟

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تقویٰ، طہارت اور پاکیزگی اختیار کرنے والے خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت نافرمانی کرنے سے ترساں و لرزاں رہتے ہیں۔ آج کل دنیا کا اصول منافقانہ زندگی بسر کرنا ہو گیا ہے۔ اول اول انسان انسان سے نفاق کرتا ہے اور منافقانہ رنگ میں ہاں میں ہاں ملاتا ہے حالانکہ دلوں میں کدورت اور رنج و بغض بھرا ہوتا ہے۔ پھر یہ عادت ترقی کرتے کرتے ایسی بڑھتی ہے کہ خدا تعالیٰ سے بھی منافقانہ تعلق کرنا چاہتا ہے اور خدا کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ جانتا ہے کہ خدا علیم بذات الصدور ہے دل سے تو صاحب ایمان ہوتا نہیں مگر خدا کے آگے صاحب ایمان بننا چاہتا ہے بھلا خدا کسی کے دھوکے میں آ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

دیکھو تقویٰ ایک ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ایک متقی انسان کی خاطر دوسروں پر بھی رحم کرتا ہے اور اس کے اہل و عیال، خویش و اقارب اور متعلقین پر بھی اثر پڑتا ہے اور اسی طرح سے اگر جرائم اور فسق و فجور کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا اثر بھی پڑتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 606)

نصرت ہائی سکول گیمبیا کے شاندار نتائج

○ مکرم منور احمد صاحب خورشید امیر و مربی انچارج گیمبیا اطلاع دیتے ہیں۔

حال میں مغربی افریقی امتحانی کونسل کے سالانہ اولیول اور اے لیول کے نتائج کا اعلان ہوا ہے۔ اس کے مطابق اس سال بھی گزشتہ تین سالوں کی طرح ہمارا نصرت ہائی سکول ملک بھر کے سکولوں سے اچھا رہا ہے۔

امسال نصرت ہائی سکول کی پندرہ Distinctions ہیں۔ جبکہ ملک بھر میں دوسرے نمبر پر آنے والے سکول کی 8 Distinctions

اولیول میں دو طالب علموں نے ملک بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ ان میں سے ایک عزیزم عرفان احمد ابن مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب انصاری ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ اور آئندہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر کامیابیاں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نکاح و تقریب شادی

○ عزیز مکرم قمر احمد صاحب (شالیمار ٹی وی سنٹر) ابن مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی (انسپکٹر تحریک جدید) کی تقریب شادی مورخہ 14۔نومبر 1996ء کو عمل میں آئی۔ عزیز قمر احمد حضرت میاں نور محمد صاحب امرتسری (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کا نواسہ اور مکرم مولانا محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری کا بھانجا ہے۔ دعاؤں کے ساتھ بارات ربوہ سے روانہ ہو کر ڈیڑھ بجے دوپہر بھیرہ پہنچی۔ اس موقع پر مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ نے ان کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ عابدہ یاسمین ملک صاحبہ بنت مکرم ملک مبارک احمد صاحب صدر جماعت بھیرہ بعوض پچیس ہزار روپیہ پر پڑھا۔ بعد ازاں مکرم مربی صاحب نے تقریب رخصتانہ کی دعا کرائی۔

اگلے روز دار البرکات ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔ اور آخر پر مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے دعا کرائی احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک ہو۔

زبان انسان کے اخلاقی اور روحانی قویٰ پر اثر انداز ہوتی ہے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

یہ ایک باریک علم ہے۔ جس کی لوگوں کو بہت کم اطلاع ہے۔ زبان اندر ہی اندر انسان کے روحانی اور اخلاقی قویٰ پر ایک زبردست اثر کرتی ہے۔ بہت سی کتابیں اس قسم کی موجود ہیں۔ جن کو پڑھ پڑھ کر دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ فسق و فجور میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا ہے۔ استادوں اور کتابوں کا اثر بہت آہستہ دیرپا ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ استادوں کے تقرر اور تعلیمی کتابوں کے انتخاب میں بڑی فکر کرنی چاہئے کیونکہ ان کا اثر اندر ہی اندر چلتا ہے۔ اب دیکھو کہ اللہ کی زبان اس کے کامل رسول ﷺ کی زبان صحابہ کرامؓ کی زبان کی طرف مطلق توجہ نہیں کی۔ یونیورسٹی نے اگر کوئی حصہ لیا۔ تو وہ بھی ان لوگوں کا جن کے کلام کا اثر اخلاق اور عادات پر اچھا نہیں پڑ سکتا۔

میں تم سے پوچھتا ہوں کہ بتاؤ تو سہی کہ تم نے کس قدر روپیہ کس قدر وقت اور محنت اس پر کی؟ جواب یہی ہو گا کہ کچھ نہیں۔ میں نے بہت سے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ جب ان کو کہا گیا کہ کلام الٰہی بھی پڑھا کرو۔ تو انہوں نے آخر کہا تو یہی کہا کہ کوئی بہت ہی خوبصورت عمدہ سا کلام الٰہی دو اور وہ بھی مفت۔ اللہ اللہ ناولوں اور انگریزی کتابوں کی خرید میں جس قدر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے اس کا سواں حصہ بھی کلام الٰہی کے لئے خرچ نہیں کر سکتے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ساری توجہ اسی کی طرف ہوتی۔ مگر ساری چھوڑ۔ ادھوری بھی نہیں۔ مجھے اس وقت ایک معمول کی بات یاد آ گئی ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ کلام الٰہی پڑھو۔ اس نے کہا کہ کوئی اعلیٰ درجہ کا خوبصورت کلام الٰہی ہو تو دو۔ میں نے اپنے دل میں کہا اللہ!!! یہ شخص اپنے کوٹ پتلون کے لئے تو اس قدر روپیہ خرچ کر سکتا ہے۔ اور نہیں لے سکتا تو کلام الٰہی نہیں لے سکتا۔

یہ بناوٹی بات نہیں ہے خود سوچ کر دیکھ لو۔ جس قدر جیب خرچ کے واسطے دیتے ہو دین پڑھانے کے لئے اتنا نہیں دیتے۔

باقی صفحہ 7 پر

اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ تو ایک ذرہ بھی نیکی کو ضائع نہیں کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

یکم- فتح 1375 ھش یکم - دسمبر 1996ء

رفقاء جیسا اخلاص اور محبت

جن بزرگوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ہاتھ پر بیعت کی تھی ان میں سے اکثر ایسے تھے کہ ان کے اخلاص اور محبت نے نمایاں ترقی کی۔ بلکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ "بعض اوقات جماعت کا اخلاص محبت اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے۔ اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہے"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بیعت لینے کے بعد ہمیشہ یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ اب آپ لوگوں کی زندگی بالکل بدل جانی چاہئے حتی کہ دوسروں کو یہ نظر آئے کہ اب آپ کوئی مختلف شخص ہیں۔ پہلے جیسے نہیں۔ آپ کی باتوں میں آپ کے اعمال میں اور آپ کے کردار میں ایک نمایاں بہتری آنی چاہئے۔ اسی بات کی حضرت صاحب اپنے مریدوں سے توقع رکھتے تھے۔ اور اس بات کا ان پر اتنا اثر ہوتا تھا کہ وہ واقعی بدل جاتے تھے۔ اور نہ صرف انہیں خود محسوس ہوتا تھا کہ وہ بدل گئے ہیں بلکہ دوسرے لوگ بھی اس بات کو محسوس کرتے تھے اور دوسرے لوگوں میں سے نہ صرف دوست یہ بات محسوس کرتے تھے بلکہ دشمن بھی متعجب ہوتے تھے۔ کہ کیا بات ہے یہ لوگ اب ویسے نہیں ہیں جیسے پہلے تھے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اسی بات کا جاری رہنا جماعت کی ترقیات کا باعث ہے۔ ہم نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر جسمانی طور پر تو بیعت نہیں کی لیکن حضرت صاحب کے جانشینوں کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت ہمیں حاصل ہے۔ اگر ہم پیدائشی احمدی ہیں تو ہمارے والدین میں سے دونوں نے یا کسی ایک نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہو گی اور اس کا اثر ہم میں بھی سرایت کرنا چاہئے۔ ہمیں ہر وقت یہ بات دیکھتے رہنا چاہئے کہ کیا ہم اخلاص اور محبت یقینی جماعت سے اخلاص اور جماعت سے محبت میں ترقی کر رہے ہیں یا نہیں۔ اور کیا ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم روز بروز بدل کر بہتر سے بہتر ہوتے چلے جاتے ہیں۔

ہمیں یہ بھی تو بتایا جاتا ہے کہ صاحب ایمان کے گزرے ہوئے کل سے آج بہتر ہونا چاہئے اور آج سے آنے والا کل بہتر ہونا چاہئے۔ کیا اس کے پیش نظر ہمارے اخلاص اور محبت میں برابر ترقی ہو رہی ہے کیا سلسلے کے لئے قربانیاں کرتے ہوئے ہمارے دل میں بشاشت پیدا ہوتی ہے یا نہیں۔ اور کیا یہ بشاشت بڑھتی چلی جاتی ہے یا خدانخواستہ ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے بہت کچھ کر لیا اب مزید کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اخلاص اور محبت کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ یہ بڑھتے چلے جائیں تو بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اور جوں جوں یہ بڑھتے ہیں انسان کا خود دل چاہتا ہے کہ وہ اور آگے بڑھے۔ اس کے اخلاص میں ترقی ہو جماعت سے محبت میں ترقی ہو۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم مخلصانہ رویہ رکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت کریں اور اس محبت کو بڑھاتے رہیں۔

ہمیں تو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہمسائے کے ساتھ اتنا اچھا سلوک کرو کہ گویا وہ آپ ہی کے خاندان کا فرد ہے۔ اس کے ساتھ محبت یہاں تک بڑھاؤ کہ ایسا محسوس ہو کہ شائد وہ آپ کے ورثے کا بھی حقدار ہو جائے گا۔ پس اخلاص اور محبت میں نمایاں ترقی کرنا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگرچہ ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ہر شخص کا اخلاص اور ہر شخص کی محبت ایک جیسی ہوتی ہے کیونکہ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی پرانی عادات کو یا بشریت کی کمزوریوں کو دور نہیں کر سکتے۔ اور وہ پہلے ہی کی طرح دنیاوی امور میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات یہ حصہ پہلے سے بھی بڑھ جاتا ہے اور اس طرح دین سے غفلت ہو جاتی ہے۔ خدا کرے کہ ہم ان لوگوں میں شامل نہ ہوں اور جو ان لوگوں میں شامل ہیں۔ ہمیں نہایت اخلاص اور محبت کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عادات کو بدلے اور ان کی بشریت کی کمزوریوں کو دور کرے۔ اور وہ دین کی طرف سے غافل نہ ہوں۔ ان میں بھی اخلاص اور محبت پیدا ہو۔ اور جوش ایمان بڑھتا رہے تاکہ ساری جماعت قدم سے قدم ملا کر اور کندھے سے کندھا ملا کر آگے بڑھے اور جو فرائض ہم پر اللہ تعالیٰ نے عائد کئے ہیں انہیں پورا کر سکے۔

آج کل سب سے ہم فریضہ جو ہم پر عائد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کو خدا کے آستانہ پر لائیں۔ یعنی دعوت الی اللہ کریں۔ جو کچھ ہم نے پایا ہے وہ دوسرے لوگوں میں تقسیم کریں۔ ہر وہ نعمت جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے حصے میں رکھ دی ہے اس کا ایک حصہ دوسرے لوگوں کو بھی دیں۔ خدا تعالیٰ کے دروازے تک ان کو لائیں اور انہیں دکھائیں کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کیسی ہے۔ لیکن جیسا کہ بارہا یہ بات کہی جا چکی ہے ہم وہی چیز لوگوں کو دے سکتے ہیں جو ہمارے پاس موجود ہو۔ اگر ہم خود خدا کے قریب ہیں تو لوگوں کو بھی قریب لا سکتے ہیں۔ اگر ہم خود خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں تو لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کے ڈھنگ سکھا سکتے ہیں۔ اگر ہم خود دین سے اخلاص رکھتے ہیں اور دین سے محبت کرتے ہیں تو ہم دوسروں کو بھی دعوت الی اللہ کرتے ہوئے اخلاص اور محبت دے سکتے ہیں اور اس میں انہیں آگے بڑھنے کا راستہ دکھا سکتے ہیں۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے ہم اول تو ان بزرگوں کی طرح بنیں جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور بیعت کرنے کے بعد اخلاص اور محبت میں نمایاں ترقی کی۔ جن کا اخلاص محبت اور جوش ایمان دیکھ کر حضرت صاحب خود کہتے ہیں کہ ہمیں بھی تعجب ہوتا ہے اور دشمن بھی تعجب کرتے ہیں اور ان بزرگوں کی طرح بننے کے بعد ہم اپنے اس اخلاص اور محبت کو دنیا میں بانٹیں۔ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف آنے کی دعوت دیں اور انہیں اپنے جیسا بنانے کی کوشش کریں۔ بلکہ کوشش تو یہ بھی ہونی چاہئے کہ وہ ہم سے بہت بہتر بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے اس سلسلے میں ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:-

"نصیحت کرنا اور بات پہنچانا ہمارا کام ہے۔ یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص محبت اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے۔ اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہیں۔ ہزارہا انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے۔ مگر بعض اوقات پرانی عادات یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے۔

ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دینوی کی حقیقت نہ سمجھیں۔ اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جاویں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو اس وقت تک حالت خطرناک ہے اور قابل اطمینان نہیں۔ کیونکہ جب تک ان باتوں کا ذرہ بھی وجود موجود ہے تو اندیشہ ہے۔ اور ایک دبدہ لگی رہتی ہے۔ کہ کسی وقت یہ باتیں زور پکڑ جاویں۔ اور باعث حبط اعمال ہو جاویں۔ جب تک ایک قسم کی مناسبت پیدا نہیں ہوتی تب تک حالت قابل اطمینان نہیں ہوتی"

پس ہم ایک دفعہ پھر یہ کہیں گے کہ ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کی طرح اخلاص اور محبت میں نمایاں ترقی کرنی چاہئے اور دین کی طرف سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچیں۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شائد نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقل مند یا زیادہ ہنر مند ہے وہ متکبر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے تو اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور اطاعت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے۔ اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے۔ اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں۔ کیونکہ وہ جو چاہتا ہے' کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور کوششوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔

سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ۔ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کے پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو۔ تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ۔ اور غریب اور مسکین اور بے شر' تا تم پر رحم کیا جائے۔

گناہ اصل میں جناحٌ تھا جس کے معنے میل کرنے اور اصل مرکز سے ہٹ جانے کے ہیں۔ پس جب انسان خدا سے اعراض کرتا ہے اور اس کے نور کے مقابل سے ہٹ جاتا ہے (جو صرف خدا کی طرف سے اترتا ہے اور دلوں پر نازل ہوتا ہے) تو وہ ایک تاریکی میں مبتلا ہوتا ہے۔ جو اس کے لئے عذاب کا موجب ہو جاتی ہے۔ پھر جس قسم کا یہ اعراض ہو اسی قسم کا عذاب اسے دکھ دیتا ہے۔ لیکن اگر انسان پھر اسی مرکز کی طرف آنا چاہے اور اپنے آپ کو اس مقام پر پہنچا دے جو ایسی روشنی کے پڑنے کا مقام ہے تو وہ پھر اس گمشدہ نور کو پا لیتا ہے۔ کیونکہ جیسے دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے کمرہ میں روشنی کو ایسے وقت پا سکتے ہیں جب اس کی کھڑکیاں کھول دیں۔ ویسے ہی روحانی نظام میں مرکز اصلی کی طرف بازگشت کرنا ہی راحت کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور اس دکھ درد سے بچاتا ہے جو اس مرکز کو چھوڑنے سے پیدا ہوا تھا۔ اس کا نام توبہ ہے۔ اور یہی ظلمت جو اس طرح پر پیدا ہوتی ہے ضلالت جہنم کہلاتی ہے۔ اور مرکز اصلی کی طرف رجوع کرنا جو راحت پیدا کرتا ہے جنت سے تعبیر ہوتا ہے۔ اور گناہ سے ہٹ کر پھر نیکی کی طرف آنا جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جاوے اس بدی کا کفارہ ہو کر اسے دور کر دیتا ہے۔ اور اس کے نتائج کو بھی سلب کر دیتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ چونکہ بدی میں ہلاکت کی زہر ہے اور نیکی میں زندگی کا تریاق ہے اس لئے بدی کے زہر کو دور کرنے کا ذریعہ نیکی ہی ہے۔ یا اس کو ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عذاب راحت کی نفی کا نام ہے اور نجات راحت اور خوشی ہی کے حصول کا نام ہے۔ اس طرح پر جیسے بیماری اس حالت کا نام ہے۔ جب حالت بدن مجری طبیعت پر نہ رہے۔ اور صحت وہ حالت ہے کہ امور طبعیہ اپنی اصلی حالت پر قائم ہوں۔ اور جیسے کسی ہاتھ پاؤں یا کسی عضو کو اپنے مقام خاص سے ذرا ادھر ادھر کھسک جانے سے درد شروع ہو جاتا ہے۔ اور اگر چندے اس حالت پر قائم رہے تو پھر نہ خود بالکل بے کار ہو جاتا ہے۔ بلکہ دوسرے اعضاء پر بھی اپنا برا اثر ڈالنے لگتا ہے۔ بعینہ یہی حالت روحانی ہے کہ جب انسان اللہ کے سامنے

باقی صفحہ 7 پر

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ آسمانی نور بھی خدا کی طرف سے آتا ہے اور زمینی نور بھی۔ یعنی شریعت حقہ بھی آسمان سے آتی ہے اور اس کی زمین پر اشاعت بھی اسی کے فضل سے ہوتی ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ ایک طاق ہو جس میں ایک تیز روشنی والا چراغ رکھا ہوا ہو اور چراغ پر ایک چمنی یا گلوب ہو۔ اور وہ چمنی یا گلوب ایسے صاف شیشے کا ہو کہ گویا وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ انسانی تجربہ نے یہ بتایا ہے کہ لیمپ کی سب سے اچھی روشنی تبھی ہوتی ہے جب اس کے پیچھے کوئی ایسی روک ہو جو اس کے نور کو چاروں طرف نہ پھیلنے دے بلکہ صرف آگے کی طرف پھینکے جس کی طرف مشکوٰۃ کے لفظ سے اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ نور خصوصاً اس وقت پھیلتا ہے جبکہ چراغ چمنی کے اندر ہو۔ اور چمنی بہت صاف شیشے کی بنی ہوئی ہو اور تیل بھی اعلیٰ درجہ کا ہو۔ اس کی طرف اشارہ کرنے کے لئے فرماتا ہے کہ الٰہی نور کا چراغ ایک ایسے تیل سے جلتا ہے جو زیتون کے مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

مبارک کا لفظ برکۃ سے نکلا ہے اور برکۃ اس نیچی جگہ کو کہتے ہیں جہاں بارش ہونے پر اردگرد کا تمام پانی بہہ کر جمع ہو جائے پس مبارکۃ کے یہ معنے ہیں کہ وہ ایسا شجرہ ہے جس میں ساری خوبیاں اور کمالات جمع ہیں۔ اور پھر اسے زیتون قرار دے کر اس طرف اشارہ کیا کہ وہ کلام جو اب دنیا میں نازل کیا جا رہا ہے وہ نئے سے نئے علوم اور معارف کو دنیا میں قائم کرنے کا ایک ذریعہ ہوگا۔ کیونکہ زیتون علاوہ اس کے کہ ایک پھل کا کام دیتا ہے اس کی لکڑی اور تیل جلانے کے کام آتا ہے۔ اور اس کے پتوں اور چھال سے بننے کا کام لیا جاتا ہے اسی طرح اس کا روغن کثرت کے ساتھ مختلف مواقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور آچار میں بھی ڈالا جاتا ہے جو اس کو دیر تک قائم رکھتا ہے۔ اس طرح تمثیلی زبان میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ موسوی اور عیسوی تعلیمیں تو سڑ جانے والی اور عملی لحاظ سے ایک دن ناکارہ ہونے والی تھیں۔ مگر دین حق کے ذریعہ بنی نوع انسان کو وہ تعلیم دی جائے گی۔ جو نہ صرف سڑنے اور خراب ہونے سے محفوظ ہو گی بلکہ انسانی ذہنوں میں وہ ایسا نور پیدا کرے گی کہ اس کے ذریعے سے نئے سے نئے علوم اور نئے سے نئے معارف ان کو حاصل ہوتے رہیں گے۔

نور کے متعلق عام طور پر کہا جاتا ہے کہ یہ تو اس مادی چیز کا نام ہے جو بعض مادی چیزوں کے رگڑ کھانے سے پیدا ہوتا ہے پھر خدا تعالیٰ نور کیونکر ہوا؟ نحویوں نے تو اسے اس طرح حل کیا ہے کہ انہوں نے نور سے پہلے ایک محذوف نکالا ہے اور کہا ہے کہ (اللہ آسمان اور زمین کا نور ہے) یعنی آسمانوں اور زمین کے سب نور خدا تعالیٰ کے قبضہ اور تصرف میں ہیں اور جب سب نور اس کے قبضہ میں ہیں تو جو انسان بھی ترقی کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھے۔

معانی والے کہتے ہیں کہ اس جگہ نور کا لفظ مجاز اور استعارہ کے طور پر استعمال ہوا ہے اور مراد یہ ہے کہ جس طرح نور کے ذریعہ انسان کو بری اور بھلی چیزوں میں امتیاز کرنے کا موقعہ ملتا ہے اسی طرح نیکی اور بدی میں امتیاز خدا تعالیٰ کی ہدایت سے ہی میسر آتا ہے کیونکہ تمام آسمانی اور زمینی انوار کا منبع خدا تعالیٰ ہی ہے۔

لغت والے کہتے ہیں کہ یہ ایک محاورہ ہے چنانچہ جس چیز پر کسی کا دارومدار ہو اسے نور کہتے ہیں۔ مثلاً نور البلد اس آدمی کو کہتے ہیں جس پر کسی شہر کے لوگوں کا انحصار ہو۔ اور نور القبائل اس شخص کو کہتے ہیں جو قبائل کے لئے باعث فخر ہو چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر انسان کو کسی کام میں بھی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے اسے آسمانوں اور زمین کا نور کہا گیا ہے۔

یہ سب باتیں اپنی اپنی جگہ درست ہیں لیکن میرے نزدیک یہاں (اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے) کہہ کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ زمین و آسمان میں تم جس چیز کو بھی روشن کرنا چاہو خدا تعالیٰ کا نور اس میں داخل کر دو۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ چیز روشن ہو جائے گی۔ اگر وہ نور مکان میں نازل ہو گا تو وہ مکان روشن ہو جائے گا۔ یہی نور جب بیت اللہ پر نازل ہوا تو وہ دنیا کی ہدایت کا مرکز بن گیا۔ پھر یہی نور مسجد نبوی پر نازل ہوا تو تمام مساجد کے لئے وہ ایک نمونہ قرار پا گئی۔ حالانکہ بظاہر اینٹوں اور گارے کی ایک عمارت سے زیادہ اس کی کیا حیثیت تھی۔ پھر یہی نور جب رسول کریم ﷺ کے قلب مطہر پر نازل ہوا تو آپؐ عالم روحانی کے آفتاب بن گئے۔ اسی طرح کلام الٰہی کیا ہے وہی حروف ہیں جنہیں عربی زبان میں روزانہ استعمال کیا جاتا ہے۔ وہی کاغذ ہوتا ہے جس پر تمام اخبارات اور کتابیں چھپتی ہیں۔ وہی سیاہی ہوتی ہے جس سے گندے اور فحش اشعار بھی لکھے جاتے ہیں۔ مگر اسی سیاہی سے لکھا ہوا اور اسی کاغذ پر چھپا ہوا جب کلام الٰہی آتا ہے تو وہ دنیا کی ہدایت کا موجب بن جاتا ہے۔ یہ وہی خصوصیت ہے جسے (اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور بیان کیا گیا ہے) چونکہ خدا اس میں آگیا اس لئے وہ دنیا کی ہدایت کا ذریعہ بن گیا۔ لیکن جہاں یہ نور نہ ہو وہاں ظلمت اور سیاہی کے سوا اور کچھ دکھائی نہیں دیتا پھر (اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے) کہہ کر اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ روشنی کبھی مقید نہیں رہتی۔ وہ ضرور باہر نکلتی اور پھیلتی ہے۔ سیاہی اور ظلمت کا دائرہ بے شک محدود ہوتا ہے مگر روشنی ہمیشہ پھیلنے کی کوشش کرتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو کہ وہ کرم شب چراغ جو رات کے وقت چمکتا ہے کتنا چھوٹا سا ہوتا ہے لیکن کس طرح دور سے اس کی روشنی رات کے وقت نظر آتی ہے مسافر جب گاؤں کے قریب آتا ہے تو کس

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب (نوبیل انعام یافتہ)

کافی عرصہ سے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی بیماری کی خبریں پڑھتے اور سنتے آرہے تھے اور وہ گھڑی بھی آگئی جس کا سب کو ڈر تھا بالآخر 21۔ نومبر 1996ء کو صبح آٹھ بجے کے قریب ڈاکٹر عبد السلام صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے حقیقت تو یہی ہے کہ اس جہان کی ہر چیز کی ملکیت اللہ ہی کے پاس ہے اور ہر چیز کو بالآخر اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو جب 1979ء میں نوبیل انعام ملا تو صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی تحریک پر راقم الحروف نے محترم ڈاکٹر صاحب کے حالات زندگی کا مطالعہ کیا اور بچوں میں علم کی محبت پیدا کرنے کے لئے ایک کتابچہ لکھا اس کے حوالے سے چند باتیں لکھتا ہوں۔

ہر شخص اور ہر طبقہ اپنا ذوق رکھتا ہے میں تو کہتا ہوں کہ ڈاکٹر عبد السلام صاحب اللہ تعالیٰ کا ایک نشان تھے جھنگ کے ایک غریب احمدی گھرانے کا چشم و چراغ اس انداز سے علم کے میدان میں آگے بڑھا کہ اس نے بڑوں بڑوں کو حیرت میں ڈال دیا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) نے 25 سالہ امامت مکمل ہونے کی خصوصی تقریب پر (جس کی تحریک حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کی تھی اور حضرت امام کی خدمت میں تین لاکھ روپیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی تھی) علم کی ترقی اور نوجوانوں کی ہمت بڑھانے کے لئے میٹرک 'ایف اے 'بی اے 'ایم اے میں اول آنے والے بچوں کے لئے جلسہ سالانہ کے خطاب میں وظائف کا اعلان فرمایا اسی شام ملاقات کے دوران ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے والد (چوہدری محمد حسین صاحب) نے بڑے ہی اعتماد سے حضرت امام الثانی کو عرض کیا کہ "سلام یہ سب وظیفے لے گا" چنانچہ 1949ء میں عبد السلام صاحب کے نکاح کے خطبہ میں حضرت امام الثانی نے فرمایا "ہر باپ اپنے بیٹے کی تعریف کرتا ہے عزیز (عبد السلام) کے والد نے بھی ایسی ہی توقعات کا اظہار کیا تھا (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) عزیز (سلام) نے ان سب کو پورا کرنے کی توفیق پائی۔" (سرگذشت)۔

ڈاکٹر عبد السلام نے ساڑھے چھ سال کی عمر میں براہ راست چوتھی کلاس میں داخلہ لیا مڈل (1938ء) میں 84.5 فیصد نمبر لے کر ضلع جھنگ میں اول آئے اور چھ روپے ماہوار گورنمنٹ سے وظیفہ لیا میٹرک 1940ء میں 90 فیصد نمبر لے کر پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے اور نیا ریکارڈ قائم کیا گورنمنٹ سے وظیفہ لیا اور جماعت احمدیہ سے وظیفہ حاصل کیا۔ 1942ء میں ایف اے کیا اور پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے اور 92.5 فیصد نمبر لئے اور حکومت اور جماعت کا وظیفہ لیا۔ 1944ء میں بی اے کیا اور 90.5 فیصد نمبر لئے پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے اور ہر مضمون میں اول آئے اور نیا ریکارڈ قائم کیا 1946ء میں ایم اے (ریاضی) کیا اور 95.5% نمبر لے کر پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے اور نیا ریکارڈ قائم کیا بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے گورنمنٹ سے وظیفہ حاصل کیا اور کیمبرج یونیورسٹی میں انگلستان گئے کیمبرج سے 1948ء میں بی اے آنرز (ریاضی) کی ڈگری لی ایک سال کا وظیفہ باقی تھا حضرت امام جماعت الثانی سے مشورہ مانگا آپ نے فرمایا "ہمارے نزدیک یہ بزدلی ہو گی اگر ملا ہوا وظیفہ چھوڑ کر واپس آؤ" اس پر سلام نے فزکس میں داخلہ لے لیا (حالانکہ ایف اے کے بعد یہ مضمون نہیں پڑھا تھا) اور تین سالہ کورس ایک سال میں اول درجہ پر پاس کر کے بی اے آنرز (فزکس) کی ڈگری حاصل کی۔

اس کے بعد سلام پی ایچ ڈی کرنا چاہتے تھے گورنمنٹ نے دو سال کے لئے وظیفہ میں توسیع کر دی اور پی ایچ ڈی فزکس کے لئے کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور ایٹمی ذرات پر تحقیق کا آغاز کیا 1950ء میں کیمبرج یونیورسٹی نے ان کی کامیاب تحقیق پر انہیں سمتھ انعام دیا۔ ان کا تحقیقی مقالہ امریکہ میں ایک مشہور سائنس دان ڈائسن کو پڑتال کے لئے بھجوایا گیا وہ خود اس مسئلہ کو حل کرنے میں ناکام ہو چکے تھے وہ حیران ہوئے کہ ایک ایشیائی طالب نے کیسے حل کر لیا ہے چنانچہ انہیں ایڈنبرا بلوا کر لیکچر دلوایا واپسی پر مشہور عالم سائنس دان رابرٹ اوپن ہیمر کے سامنے سلام کی بے حد تعریف کی انہوں نے پی ایچ ڈی کا دوسرا سال گزارنے کے لئے عبد السلام صاحب کو پرنسٹن یونیورسٹی امریکہ بلوا لیا جہاں عبد السلام کو اس صدی کے سب سے بڑے سائنس دان آئن سٹائن کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا تیسرے سال وہ کیمبرج واپس آئے مگر اب وظیفہ ختم ہو چکا تھا واپس پاکستان آکر تیسرا سال پاکستان ریسرچ میں گزارا اور مقالہ لکھ کر بھجوا دیا یہ رعایت انہیں ان کی غیر معمولی قابلیت کی وجہ سے ملی 1952ء میں انہیں کیمبرج نے پی ایچ ڈی کی ڈگری دی۔

جب ڈاکٹر سلام واپس پاکستان آرہے تھے تو انہوں نے اپنے نگران پروفیسر سے سرٹیفکیٹ مانگا کہ مجھے لکھ دیں میں نے دو سال پی ایچ ڈی کا کام تسلی بخش کیا ہے ان کے نگران پروفیسر نے کہا "میرے خیال میں آپ مجھے ایک سند لکھ دیں کہ آپ نے میرے ساتھ کام کیا ہے" انہیں امپیریل کالج لندن میں ملازمت کی بھی پیش کش ہوئی مگر انہوں نے اپنے ملک میں خدمت کرنے کے جذبہ کے تحت انکار کر دیا۔

پاکستان آکر انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور اور پنجاب یونیورسٹی لاہور میں بطور ہیڈ آف فزکس ڈیپارٹمنٹ کام کیا۔

گورنمنٹ کالج لاہور اور پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی قدر نہ کی اور بالاخر جنوری 1954ء میں عبد السلام مجبوراً کیمبرج پہنچ گئے کیمبرج میں ڈاکٹر عبد السلام گریجوایٹ اور پی ایچ ڈی کی کلاسوں کو پڑھانے اور ان کی نگرانی پر مامور ہوئے انہوں نے وہاں تحقیق کا کام شروع کیا اور مقالے لکھے ان تحقیقاتی کاموں کی وجہ سے وہ چند سالوں میں ہی مشہور سائنس دان بن گئے۔

1955ء میں ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو اقوام متحدہ نے ایٹم برائے امن کی پہلی کانفرنس کے لئے سیکرٹری چنا 1957ء میں ڈاکٹر سلام امپیریل کالج لندن میں پروفیسر بنا دیئے گے اس وقت ان کی عمر 31 سال کی تھی اس سے پہلے کسی انگریز کو بھی اتنا بڑا عہدہ اس عمر میں نہیں ملا۔

1957ء میں پاکستان ٹائمز کے مالک میاں افتخار الدین انگلستان گئے انہیں یقین نہیں آتا تھا کہ ایک پاکستانی لندن یونیورسٹی میں سائنس کا چیئرمین ہو سکتا ہے انہوں نے پاکستان ٹائمز میں پورے صفحے پر ایک شاندار مضمون دیا جس سے پاکستانیوں کے سر فخر سے بلند ہو گئے۔

بہت جلد ڈاکٹر سلام بلندی کی طرف بڑھتے گئے اور انعامات اور میڈل لیتے چلے گئے 1959ء میں حکومت پاکستان نے انہیں ستارہ پاکستان اور پرائڈ آف فارمنس اور 20 ہزار روپے کا انعام دیا 1964ء میں سلام کو دنیا کی سائنس کی سب سے پرانی سوسائٹی رائل سوسائٹی نے میڈل دیا اس موقع پر ایک رسالے نے لکھا۔

"دنیا میں ایسے بہت کم سائنس دان ہیں جنہوں نے مسلسل اور اتنی تیزی سے نئے نظریات پیش کئے ہوں جیسے ڈاکٹر عبد السلام نے گزشتہ تیرہ سالوں میں کیے ہیں۔"

(Biographic sketch of prof A. Salam by Dr. Abdul Ghani v.c.Karachi univ.)

1971ء میں روس نے اور امریکہ نے ڈاکٹر سلام کو اپنی اپنی سوسائٹی کا رکن بنا لیا 1964ء میں ڈاکٹر سلام نے اٹلی میں انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کے تحت سائنس کا عالمی ادارہ قائم کیا یہ ایک بہت بڑا کارنامہ تھا جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا 1968ء میں اقوام متحدہ نے ایٹم برائے امن کا انہیں عالمی ایوارڈ دیا اور تیس ہزار ڈالر انعام دیا غرضیکہ ڈاکٹر سلام غیر متناہی ترقیات حاصل کرتے گئے اور اپنے انعامات کو خصوصی طور پر پاکستان کے لائق اور غریب طلباء پر خرچ کرتے چلے گئے۔

حضرت امام الثالث نے نومبر 1980ء کے آخری ہفتہ میں اسلام آباد میں اپنے قیام کے دوران مغرب اور عشاء کے بعد ایک مجلس عرفان میں بتایا (اس میں راقم الحروف بھی موجود تھا) کہ 1978ء میں جب امام الثالث ایک عالمی کانفرنس کے لئے لندن گئے تو ڈاکٹر سلام نے حضرت صاحب کو بتایا کہ دنیا بھر کے انعامات مل چکے ہیں دعا کریں نوبیل انعام بھی مل جائے آپ نے دعا کی اور ڈاکٹر صاحب کو بتایا کہ مجھے غیبی خبر ملی ہے کہ جو تحقیق انہوں نے اب تک کی ہے اس پر نوبیل انعام ملنا مشکل ہے البتہ اگلے سال جو کام وہ کریں گے اس پر انہیں اللہ نے چاہا تو نوبیل انعام ملے گا چنانچہ 1979ء میں پروفیسر عبد السلام صاحب کو دو امریکی سائنس دانوں کے ساتھ فزکس کے بہترین کام پر نوبیل انعام ملا۔

10۔ اکتوبر 1979ء کو ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے نوبیل انعام کے حق دار ہونے کی خبر سن کر بیت الفضل لندن جا کر سجدہ شکر ادا کیا اور 10۔ دسمبر 1979ء کو سٹاک ہالم میں شاہ سویڈن کارل گستاف سے انعام حاصل کیا۔ انعام لینے کے لئے وہ پگڑی شیروانی اور دیسی جوتی پہن کر گئے نوبیل انعام ملنے پر حضرت امام الثالث نے تار دیا جس میں تحریر فرمایا۔

"سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں میری طرف سے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے پر خلوص دلی مبارکباد قبول کریں احمدیت اور تمام پاکستانیوں کو آپ پر فخر ہے کہ وہ پہلا... سائنس دان اور پاکستانی جس کو انعام ملا وہ ایک احمدی ہے خدا تعالیٰ مستقبل میں آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے"

(الفضل 17۔ اکتوبر 1979ء)

اس وقت کے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے بھی مبارکباد کا تار دیا اور کہا "آپ نے یقیناً پاکستان کی عظمت اور سرفرازی کو نئی تابانی بخشی ہے"

(جنگ کراچی 16۔ اکتوبر 1979ء)

مکہ کے ایک اخبار العالم الاسلامی نے بھی 19۔ نومبر 1979ء کے شمارہ میں خوشی کا اظہار کیا غرضیکہ دنیا بھر میں چرچا ہوا اس کے بعد دنیا بھر کی یونیورسٹیوں نے انہیں اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں دینے میں فخر محسوس کیا۔

ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے جلسہ سالانہ ربوہ 1979ء پر اپنی شاندار کامیابی کے راز سے پردہ اٹھایا اور اس سے پندرہ سال قبل کے ایک خط کا ذکر کیا جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ان کے والد صاحب کو لکھا تھا کہ "میں آپ کے عزیز فرزند کے متعلق دور افق پر حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھتا ہوں..."

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا "میں اس پاک ذات کی حمد و ستائش سے لبریز ہوں کہ اس نے امام (جماعت) کی' میرے والدین کی اور جماعت کے دوستوں کی مسلسل اور متواتر دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا اور پاکستان کے لئے خوشی کا سامان پیدا کیا۔

(پاکستان زندہ باد (الفضل 31۔ دسمبر 1979)

1979ء سے 1996ء کا عرصہ پلک جھپکتے گزر گیا ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے چرچے ہوتے رہے موافق و مخالف ان کی مشہوری کرتے رہے بالآخر اس عظیم انسان کی واپسی کا وقت بھی آگیا۔ ان کا ذکر کرتے کرتے نہ ان کے بھائی بہن تھکتے ہیں نہ جماعت احمدیہ کے افراد اور نہ پاکستانی اور نہ ہی سائنسی دنیا۔ یقیناً آپ کی کامیابیوں کے پیچھے آپ کی غیر معمولی استعدادیں اور خوبیاں تھیں اور خدا تعالیٰ کی صفات رحمانیت اور رحیمیت کے جلوے تھے جو آپ کو بام عروج پر لے گئے اور آپ نے عامی شہرت حاصل کی۔ آپ کے بارہ میں کسی نے لکھا ہے کہ آپ ایسے

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ مذاہب عالم

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا بیان ہے کہ 27۔ دسمبر کی کارروائی کے خاتمہ پر میں اپنے بزرگوں کے ساتھ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے در دولت پر جہاں میرا قیام تھا واپس آگیا۔ اس رات حضرت خلیفہ صاحب موصوف کے بڑے بھائی کی طرف سے جن کا نام خلیفہ عماد الدین تھا چند معززین کی دعوت تھی۔ ان میں جناب خان بہادر خدا بخش صاحب جج بھی شامل تھے۔ جنہوں نے ایک وقت جلسے کی صدارت بھی فرمائی تھی۔ اور جو جلسہ کے ماڈریٹروں میں سے تھے۔ موجود الوقت حضرات میں اس وقت عام طور پر جلسہ کی تقریریں زیر بحث تھیں تعریف سب کی زبان پر (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ہی کے مضمون کی تھی۔ اسی اثناء میں ایک شخص نے آکر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ایک تحریری پیغام جناب جج صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کیا کہ جلسے کا ایک دن بڑھا دیا گیا ہے۔ اگر جناب میری تقریر کے لئے وقت دئے جانے کی طرف توجہ فرمائیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ جناب جج صاحب نے بے ساختہ فرمایا مولوی ابو سعید صاحب نے اپنی پہلی تقریر میں کون سا تیر مارا تھا جو ان کی دوسری تقریر کے لئے وقت رکھا جائے۔

مولوی محمد حسین صاحب نے جب یہ صورت دیکھی تو انہوں نے مضمون پڑھنے کے لئے ایک اور طریق نکالا۔ 28۔ دسمبر کے پروگرام میں پہلی تقریر مولوی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کی تھی اور اس کے بعد پورا وقت غیر مسلم نمائندوں کے لئے مخصوص تھا۔ اس لئے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مفتی صاحب موصوف سے درخواست کی کہ وہ اپنا وقت انہیں دے دیں جسے انہوں نے منظور کر لیا۔ اس پر مولوی صاحب شیخ خدا بخش صاحب جج کے پاس آئے اور ان کو بھی مفتی صاحب کا پیغام دے کر رضامند کر لیا۔ چنانچہ وہ ان کو ہمراہ لے کر تقریباً ساڑھے آٹھ بجے صبح پنڈال میں پہنچ گئے۔

جلسے کی کارروائی کو دس بجے شروع ہونا تھا ساڑھے دس بجنے میں ابھی کچھ منٹ باقی تھے کہ خان بہادر صاحب موصوف نے انتظامیہ کمیٹی کے چند ممبروں سے بیان کیا کہ جناب مفتی صاحب چند اتفاقات کی وجہ سے آج نہیں آسکیں گے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کا وقت مولوی محمد حسین صاحب کو دے دیا جائے۔ لہٰذا آپ کمیٹی میں تبدیلی منظور کرائیں چنانچہ کمیٹی کے اجلاس میں جب یہ معاملہ پیش ہوا تو مفتی صاحب کے پیغام سے ایک قسم کی مایوسی ہوئی۔ کیونکہ کمیٹی کا فرض تھا کہ ہر مذہب کی طرف سے مختلف وکیل جلسے میں پیش کرے۔ سیکرٹری صاحب اس تبدیلی کے مخالف تھے۔ لیکن جب مسلمان ممبروں نے اس بات پر زور دیا تو بہت بحث کے بعد یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو مفتی صاحب کا وقت دیا جائے۔

28۔ دسمبر 1896ء کو جلسہ دس بجے شروع ہونا تھا۔ لیکن جیسا کہ رپورٹ میں درج ہے لوگ وقت مقررہ پر بہت ہی کم آئے اس لئے تقریباً ساڑھے دس بجے کارروائی کا آغاز ہوا پہلی تقریر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے کی جس سے گزشتہ تقریر کے الجھاؤ کا رنگ اور زیادہ نمایاں ہو گیا اور ان کی زبان سے یہ سن کر تو مسلمانوں کی گردنیں مارے شرم کے جھک گئیں کہ انبیاء فوت ہو چکے۔ امت محمدیہ کے بزرگ ختم ہو چکے۔ بے شک وارث انبیاء ولی تھے وہ کرامت رکھتے اور برکات رکھتے تھے وہ نظر نہیں آتے۔ زیر زمین ہو گئے۔ آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے اور ہم کو گزشتہ اخبار کی طرح حوالہ کرنا ہے۔ ہم نہیں دکھا سکتے۔

بقیہ صفحہ 4

انسان ہیں جن کی طبیعت درویشوں کی طرح، دل شاعروں کی طرح اور دماغ سائنس دانوں کی طرح ہے سائنس کی دنیا میں مستقل طور پر دنیا بھر کی کتابوں میں ڈاکٹر عبد السلام کی تھیوری شامل کر دی گئی ہے اور اب اس ہستی کا نام قیامت تک زندہ رہے گا۔

راقم الحروف کے ذوق کے مطابق عالمی سطح پر احمدیت کے آسمان پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بعد یہ دوسرے روشن ستارے ہیں اللہ ان کے درجات بلند فرمائے اور اس جماعت میں ہزاروں ایسے اور پیدا کرے جیسا کہ حضرت امام جماعت الثالث اور پھر حضرت امام الرابع نے خواہش فرمائی تھی۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر آپ کی پیدائش 29۔ جنوری 1926ء بروز جمعہ کی ہے آپ کی پیدائش ساہی وال کے ایک گاؤں سنتھوکھ داس کی ہے جہاں آپ کے نانا حافظ نبی بخش صاحب پٹواری تھے اور آپ کی وفات 21۔ نومبر 1996ء بروز جمعرات لندن میں ہوئی ہے جہاں آپ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہائش پذیر تھے اس طرح آپ کی عمر 70 سال 9 ماہ 22 دن بنتی ہے۔ یہ عروج اور برکتیں انہیں احمدیت کے طفیل ملا یہ ہمارا ایمان ہے اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے اہل و عیال پر اور ان کے خاندان پر فضل فرماتا رہے اور اس خاندان اور جماعت میں ایسے لوگ اپنے فضل سے پیدا کرتا رہے اور اس دنیا میں بھی اس دنیا سے بڑھ کر ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرماتا رہے۔

بقیہ کالم 4

کئے گئے اور مہمانوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

ان جملہ مراحل میں ہمیں امیر صاحب یوگنڈا مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب اور ان کے معاونین کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔ ہم سب آپ بزرگوں کی دعاؤں کے محتاج ہیں۔

تعارف

شاعر سلیم شاہجہانپوری

شکستِ یاس

اس وقت ہمارے ہاتھ میں محترم سلیم شاہجہانپوری کی غزلوں کا مجموعہ شکست یاس ہے۔ محترم سلیم صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ وہ ایک کہنہ مشق قادر الکلام شاعر ہیں اور جن کی اکثر غزلیں اور نظمیں متعدد اخبارات و رسائل میں ایک لمبے عرصے سے شائع ہو رہی ہیں۔ الفضل کے قارئین بھی انہیں خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس لئے کہ الفضل کے صفحات میں ان کی متعدد نظمیں اور غزلیں شائع ہو چکی ہیں۔

تعارف اس وقت صرف شکست یاس کا کروانا مقصود ہے۔ اور اس سلسلے میں سب سے زیادہ بہتر بات یہ لگتی ہے کہ ان کے کچھ اشعار کو پیش کر کے احباب کو اس بات کی طرف توجہ دلائی جائے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اسی سے محظوظ ہوں۔ آپ کی شاعری میں سادگی ہے اور اس سادگی میں دلکشی ہے۔ آپ کو بات کہنے کا ڈھنگ آتا ہے اور ہر وہ بات جو انہیں ارد گرد میں نظر آتی ہے اسے وہ نہایت آسان طریق پر نظم یا غزل کے رنگ میں پیش کر سکتے ہیں۔ ان کے چند ایک اشعار پڑھئے۔

عارف نہیں جو رمزِ خطائے بشری کا
طعنہ وہ مجھے دیتا ہے دامن کی تری کا

جو لاجواب ہو اس کا جواب کیا دے گا
یہ تیرا رنگ یہ خوشبو گلاب کیا دے گا

اس نرالے بانکپن سے تیرا دیوانہ گیا
جب کسی محفل میں پہنچا صاف پہچانا گیا

نشاط و عیش کی وادی میں سو گئے جا کر
کوئی نہیں ہے شبِ غم گزارنے والا

دونوں سے مزین تھی کتابِ غمِ دوراں
وہ متن میں اس کے حوالوں کی طرح تھا

خدا کے فضل سے ایسا طبیعت میں نکھار آیا
گیا جو روٹھ کر مجھ سے وہ مڑ کر بار بار آیا

چین سے سونا مبارک ہو انہیں
اپنی قسمت میں ہیں شب بیداریاں

کتاب کی قیمت 150 روپے ہے بیرونی ممالک سے چار امریکی ڈالر یا تین پاؤنڈ بھیج کر کتاب منگوائی جا سکتی ہے۔ ملنے کا پتہ 30/15 دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا۔ کراچی (پاکستان)

محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے دیگر شعری مجموعے "بکھرے ہوئے موتی" "شہر دعا" "ندائے درد" بھی اسی پتہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ن۔ س)

احمدیہ میڈیکل سنٹر امبالے یوگنڈا

مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب احمدیہ میڈیکال سنٹر امبالے یوگنڈا سے اطلاع دیتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہدایت پر یہ میڈیکل سنٹر فروری 1990ء میں ایک کرائے کی عمارت میں امبالے کے مقام پر جو یوگنڈا کے دارالحکومت کمپالا سے ایک 180 میل کے فاصلہ پر مشرق میں واقع ہے شروع ہوا۔ امبالے ضلعی صدر مقام ہے۔

محترم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب نے اس کا آغاز کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت محنت اور جدوجہد کے ساتھ خدمت کی اور یہی وجہ تھی کہ اللہ کے فضل و احسان سے میڈیکل سنٹر نے خوب شہرت حاصل کر لی اور دور و نزدیک سے کثیر تعداد میں مریضوں نے اس سے استفادہ کرنا شروع کیا۔

بعد ازاں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے میڈیکل سنٹر کی اپنی عمارت کی تعمیر اور توسیع کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ حضرت صاحب کی گرانقدر نصائح اور ہدایات کی روشنی میں ہسپتال کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا 1993ء میں ہسپتال نے اپنی نئی عمارت میں کام شروع کر دیا

اس وقت مندرجہ ذیل شعبے کام کر رہے ہیں۔

1۔ آؤٹ ڈور۔ 2۔ ان ڈور۔ 3۔ آپریشن تھیٹر۔ 4۔ لیبارٹری ای سی جی۔ Antinatal clinic

گزشتہ سال منسٹری آف ہیلتھ کی باقاعدہ انسپکشن کے بعد ہسپتال کو رجسٹر کر لیا گیا۔

اس سال 17۔ فروری 1996ء کو ہماری درخواست کے پیش نظر صدر مملکت یوگنڈا جناب وائی کے موسی وینی صاحب Y.K.Museveni نے ہسپتال کا باقاعدہ افتتاح فرمایا اس موقع پر احباب جماعت کی کثیر تعداد بھی دور و نزدیک سے آئی اور حکومت کے اعلیٰ عہدیداران کے علاوہ علاقہ کی مذہبی شخصیات کو بھی مدعو کیا گیا۔ نیز ضلع کے لوکل اور ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے افسران بھی موجود تھے۔

محترم صدر مملکت نے فیتہ کاٹ کر وارڈز کا راؤنڈ کیا۔ ہسپتال کا تعارف حاصل کیا اور مریضوں کی خیریت دریافت کی۔ بعد ازاں عوام سے خطاب کرتے ہوئے جماعتی کام کو سراہا اور لوگوں کو بھی جماعت کا شکریہ ادا کرنے کو کہا۔ اسی روز امبالے ڈسٹرکٹ میں دو بڑے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے جماعتی خدمات کے حوالے سے ہسپتال کا ذکر کیا۔ محترم صدر مملکت کو ہسپتال کی طرف سے تحائف پیش

باقی کالم 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق کے ہتھیار تباہ کرنے کے لئے رقم کی ضرورت

اقوام متحدہ کے تحت عراق پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں ان کے تحت عراق کے ہتھیاروں کو بھی تباہ کیا جا چکا ہے۔ اقوام متحدہ کے انسپکٹر اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً اپنا کام کرتے رہتے ہیں اور عراق میں اب ہتھیاروں کی تیاری کے تمام مراکز اور تمام گوداموں کو تباہ کیا جا چکا ہے۔ لیکن عراق کے بارے میں اقوام متحدہ کے انسپکٹر نے کہا ہے کہ اب ان کے پاس عراق کے ہتھیار تباہ کرنے کے لئے موجود رقم ختم ہو چکی ہے اور اس کام کو جاری رکھنے کے لئے مزید رقم کی ضرورت ہے۔ اقوام متحدہ کے انسپکٹر نے بتایا ہے کہ ان کو جو رقوم ملی ہیں وہ اس سال کے اختتام تک خرچ ہو جائیں گی۔ اور اگر مزید رقوم نہ ملیں تو کام جاری رکھنا ناممکن ہو جائے گا۔ انسپکٹر موصوف اس مقصد کے لئے عرب ممالک کا دورہ کریں گے ابھی تک کویت نے مزید چندہ دینے کی حامی بھری ہے۔ اقوام متحدہ کے انسپکٹر نے بتایا ہے کہ ان کو اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے 3 کروڑ ڈالر سالانہ کی ضرورت ہے۔

ooo

چین امریکہ اختلافات

چین اور امریکہ کے صدروں کی منیلا میں ملاقات کو اگرچہ خوبصورت سفارتی لفظوں کا جامہ پہنا کر دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن درون پردہ دونوں ممالک کے اختلافات خبروں میں جگہ پاتے رہتے ہیں۔

ایک امریکی جریدے نے لکھا ہے کہ امریکہ نے چین کو ایک دوسرے کو جوہری میزائیلوں کا نشانہ بنانے سے روک دینے کی تجویز پیش کی ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق یہ تجویز دونوں ملکوں میں کشیدگی دور کرنے کی غرض سے دو ماہ پیشتر پیش کی گئی تھی لیکن چین نے اس پر اتفاق کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چین نے اس کے جواب میں ایک متبادل تجویز پیش کی ہے اور کہا ہے امریکہ یکطرفہ طور پر چین کے خلاف ایٹمی ہتھیار استعمال نہ کرنے وعدہ کرے۔ بصورت دیگر چین امریکہ کو جوہری میزائیلوں سے نشانہ بنانے کے حق سے دستبردار نہیں ہوگا۔

چین کے پاس دور مار میزائیلوں کی ٹیکنالوجی موجود ہے۔ اور یہ خبریں آتی رہی ہیں کہ چین نے یہ ٹیکنالوجی پاکستان کو بھی فراہم کی ہے۔ پاکستان اور چین کی طرف سے اس کا انکار کیا گیا ہے۔

ooo

روانڈا میں اقوام متحدہ کی فوج

روانڈا کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اگر مشرقی زائر میں پناہ گزینوں کی حفاظت اور ان کو ضروریات زندگی کی فراہمی کے نام پر اقوام متحدہ کی فوج بھیجی گئی تو وہ اس فوج کو اپنی سرزمین میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے گا۔ انہوں نے اپنے موقف کے حق میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ چونکہ زائر سے بیشتر پناہ گزین واپس روانڈا چلے گئے ہیں اس لئے اب اقوام متحدہ کی امن فوج کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

روانڈا کی حکومت کے بارے میں عام تاثر یہ ہے کہ یہ پناہ گزینوں کے مخالف قبیلے سے تعلق رکھتی ہے اس حکومت ہی کی وجہ سے لاکھوں کی تعداد میں افراد پناہ گزین بن کر روانڈا چھوڑ کر بھاگے تھے اور انہوں نے ہمسایہ ملک زائر میں پناہ حاصل کی تھی۔ لیکن جب ان کے پناہ گزین کیمپوں پر مخالفوں کے حملوں کی خبریں عام ہوئیں تو یہ پناہ گزین لاکھوں کی تعداد میں ایک بار پھر اٹھ بھاگے۔ تاہم اب بھی زائر میں لاکھوں ہی کی تعداد میں پناہ گزین موجود ہیں جبکہ ایک بڑی تعداد روانڈا واپس بھی جا چکی ہے۔

ooo

اڑیسہ میں قحط

بھارت قریباً ایک ارب کی آبادی کا ایک بہت وسیع ملک ہے اپنی زبردست آبادی اور وسیع و عریض رقبے کی وجہ سے یہ ملک بے شمار مسائل کی آماجگاہ بنا رہتا ہے۔ مرکز کی حکومت سب صوبوں کو ساتھ لے کر چلتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بار بار انسانی المیے جنم لیتے رہتے ہیں۔

تازہ اطلاعات کے مطابق صوبہ اڑیسہ میں شدید قحط کی وجہ سے 300۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق یہ افراد خوراک نہ ملنے کی وجہ سے دم توڑ گئے ہیں۔ جبکہ قحط کی صورت حال کی وجہ سے مزید ہزاروں افراد کی جانیں خطرہ میں ہیں۔ بھارت کی مرکزی حکومت اس نقصان سے نمٹنے کے لئے اڑیسہ کی حکومت کو 2۔ ارب روپے دے گی۔

حیرانی کی بات ہے کہ ایک ملک میں جہاں بڑی تعداد میں لوگ بستے ہیں ایک صوبہ گویا باقی ملک سے کٹا ہوا ہے۔ اور جہاں دیگر صوبوں میں خوراک کی صورت حالت تسلی بخش ہے وہاں پر ایک صوبہ میں قحط پڑا ہوا ہے۔

بھارت جیسے مسائل سے بھرپور ملک میں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں اور کوئی بھی حکومت ہو ایسے واقعات کو روکنے میں ناکام ہوتی رہتی ہے۔

ooo

اسرائیل کو دھمکی

اسرائیل کی امن دشمن پالیسیوں کی وجہ سے مشرق وسطی کا امن خطرے میں پڑا ہوا ہے اور عربوں اور فلسطینیوں کی طرف سے جنگ کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

شام فلسطینیوں اور مصریوں نے مقبوضہ عرب علاقے میں یہودی بستیاں بسانے اور موجودہ بستیوں میں توسیع کی زبردست مخالفت کی ہے۔ اسرائیل نے حال ہی میں مزید بستیاں بسانے کا اعلان کیا تھا۔

وائس آف امریکہ کے مطابق فلسطینی عہدے داروں کا کہنا ہے کہ خود مختاری والی حکومت اسرائیل کو مقبوضہ مغربی کنارے پر فلسطین کی زمین پر قبضہ کرنے اور امن معاہدے کی مزید خلاف ورزیوں کی اجازت نہیں دے گا۔

مصر امریکہ روس اور یورپ پر زور دے رہا ہے کہ وہ اسرائیل کو ایسے اقدامات سے روکیں۔

ooo

احمدیہ ٹیلی ویژن
انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 5- دسمبر 1996ء

- 12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
- 1-00 اردو کلاس (نیا)
- 2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ انڈونیشین ڈش۔
- 3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
- 4-00 عربی زبان سیکھئے۔(دوبارہ)۔
- 4-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ۔ نظم۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
- 6-00 لقاء مع العرب۔
- 7-00 درثمین حصہ 19 (دوبارہ)۔
- 7-30 متفرق پروگرام۔
- 8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
- 9-00 عربی زبان سیکھئے (دوبارہ)۔
- 9-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔
- 10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس (دوبارہ)۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
- 12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام۔
- 1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ انڈونیشین ڈش (دوبارہ)۔
- 1-45 لقاء مع العرب۔
- 2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
- 3-50 بنگلہ پروگرام۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
- 6-00 چینی پروگرام (-) اصول کی فلاسفی۔
- 7-00 رات نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
- 8-00 کوئز پروگرام جنرل نالج۔
- 9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
- 10-00 بوسنین پروگرام۔ اجتماع بوسنین احمدیہ جماعت جرمنی۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔

جمعہ 6- دسمبر 1996ء

- 12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
- 1-00 اردو کلاس (نیا)۔
- 2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام بزم مشاعرہ۔ عبید اللہ علیم کے ساتھ (جرمنی)۔
- 3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
- 4-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
- 4-30 متفرق پروگرام۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 چلڈرنز کارنر۔(دوبارہ)۔
- 6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
- 7-00 کوئز پروگرام۔ جنرل نالج۔
- 7-30 الزامات کے جوابات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
- 8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
- 9-00 ڈچ زبان سیکھئے۔(دوبارہ)۔
- 9-30 متفرق پروگرام۔
- 10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔(دوبارہ)۔
- 12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام۔ خطبہ 96-9-8 از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
- 1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ تفریحی پروگرام بزم مشاعرہ عبید اللہ علیم کے ساتھ۔ جرمنی (دوبارہ)۔
- 2-00 لقاء مع العرب۔
- 3-00 اردو کلاس۔(نیا)۔
- 3-50 بنگلہ پروگرام۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 درود شریف اور نظم۔
- 6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ از بیت الفضل لندن۔ یو۔ کے 96-12-6۔
- 7-15 (رات) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
- 8-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ کوئز لجنہ بورے والا بمقابلہ کوٹ عبد المالک۔
- 9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
- 10-00 سواحیلی پروگرام۔ تقریر مولوی جمیل الرحمان رفیق۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

عشرہ وصولی وقف جدید

○ (29۔ نومبر تا 8۔ دسمبر 1996ء)

امراء۔ صدر صاحبان و سیکرٹریان مال وقف جدید سے ضروری گزارش:۔

وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے سال کے اختتام کے پیش نظر مورخہ 29۔ نومبر تا 8۔ دسمبر 1996ء عشرہ وصولی منایا جا رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ ورکن مجلس نابینا ابن مکرم اللہ دتہ صاحب کے نکاح ہمراہ مکرمہ حامدہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب کا اعلان بیت المہدی میں مکرم شیخ محمد نعیم شاہد صاحب مربی سلسلہ نے دس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 5- نومبر 1996ء کو کیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر مبشر احمد شرما صاحب اسلام آباد کو ایک بیٹی کے بعد مورخہ 25- جولائی 1996ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "مھیمن احمد" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم شیخ عبدالرشید صاحب شرما صدر جماعت احمدیہ شکارپور سندھ کا پوتا اور مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب شرما (وفات یافتہ) رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑپوتا و پڑنواسہ ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی درخواست منظور فرمالی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے۔

ہمیں لکھ بھیجئے

اگر زندگی کے کسی شعبے میں بھی کسی شخص نے آپ کی اس طرح مدد کی ہے کہ آپ اس کے ممنون احسان ہیں تو ہمیں وہ واقعہ تفصیل سے لکھ کر بھیجئے۔ اور اگر آپ نے اس واقعہ کے بعد کبھی کوئی ایسی بات کی ہے جسے اس شخص پر احسان کے زمرے میں لایا جا سکتا ہو تو وہ بھی ضرور لکھئے۔

مقصد ہمارا یہ ہے کہ ایسے واقعات پڑھ کر اخلاق کے اس شعبے کو بڑھاوا ملے اور نہ صرف ہم ایک دوسرے کی اس طرح مدد کرنے کے درپے رہیں کہ اسے احسان بھی کہا جا سکے بلکہ جس کی مدد کی جائے وہ ممنونیت کے اظہار پر اپنے آپ کو مجبور پائے اور جیسا کہ کہا جاتا ہے احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کوئی ایسی بات ضرور کرنی چاہیئے کہ دوسرے شخص پر احسان کا رنگ اسے دیا جا سکے۔ ہم آپ کے ایسے واقعات کو شائع کر کے احسان اور ممنونیت احسان کے جذبے کو وسیع سے وسیع تر کرنا چاہتے ہیں۔ ہر واقعہ حقیقت پر مبنی ہونا چاہیئے اور اس میں کسی قسم کے مبالغے کو داخل نہ کیا جائے۔

(ادارہ)

نابیناؤں کا کرکٹ میچ

○ مجلس نابینا ربوہ کے زیر اہتمام ہونے والے چار روزہ علمی و ورزشی پروگراموں میں ایک نہایت ہی دلچسپ مقابلہ "نابیناؤں کا کرکٹ میچ" تھا۔ جو مورخہ 29- اکتوبر 96ء بوقت تقریباً دس بجے صبح دفاتر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈ میں شروع ہوا۔ اس شاندار اور دلچسپ میچ میں جھنگ کی پندرہ رکنی غیر از جماعت نابینا ٹیم نے شرکت کی اور ربوہ کے نابینا کھلاڑیوں کے ساتھ مل کر دو ٹیمیں بنا کر یہ میچ کھیلا گیا اور دلچسپ اور انوکھی کھیل کا مظاہرہ کیا گیا جسے شائقین نے بے حد پسند کیا اور خوب خوب محظوظ ہوئے اور حاضرین شوق سے دھوپ میں بیٹھ کر لطف اٹھاتے رہے۔

اس انوکھی اور پر لطف کھیل پر حاضرین کے بے پناہ پسندیدگی کو دیکھ کر انجمن کے ناظران کرام اور دیگر کارکنان نے بھی مصنوعی طور پر نابینا بن کر نابیناؤں سے کرکٹ میچ کھیلنے کی خواہش کا اظہار کیا جسے سب کھلاڑیوں نے پسند کرتے ہوئے منظور کیا اور ناظران کرام اور کلرک اور دیگر کارکنان نے آنکھوں پر سیاہ پٹیاں (جو اسی غرض سے بنائی جاتی ہیں اور جو جھنگ کی ٹیم ہمراہ لائی تھی) باندھ کر مصنوعی نابینا بن کر کرکٹ کا آغاز کیا اور بالنگ نابینا ٹیم نے کی اور نابیناؤں نے ان مصنوعی نابیناؤں کی ٹیم کو شکست سے ہمکنار کر دیا۔ اس میچ کو تو شائقین و حاضرین نے اور بھی زیادہ پسند کیا اور خوب خوب داد دی بلائینڈ اور شائقین نے اس موقع پر ایک عجیب شفقت کا نظارہ دیکھا کہ اچھے بھلے صاحب اعزاز افسران نے بینا ہوتے نابیناؤں کی دنیا اختیار کی۔ تمام میچ کی وڈیو تیار کی گئی ہے جو احمدیہ ٹی وی پر دکھائی جائے گی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس سے بھی بڑھ کر اعلیٰ سے اعلیٰ کھیل پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ذیلی تنظیموں کو دعوت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تحریک جدید کے سلسلہ میں ذیلی تنظیموں کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"آپ جو جماعت کے خدام ہیں جو جماعت کے انصار ہیں۔ جو جماعت کی لجنات ہیں دنیا کے ممالک آپ کو بلا رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں بچاؤ اگر آپ نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو کوئی اور ایسا کان نہیں جس کے پردے اس آواز سے لرزنے لگیں اور یہ آواز ان کے دلوں میں ارتعاش پیدا کر دے۔" (از خطبہ 4 دسمبر 1953ء)

اس خصوصی خطاب سے جملہ ذیلی تنظیمیں تحریک جدید کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں اور ولولہ انگیز دعوت کا والہانہ طور پر جواب دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

بقیہ صفحہ 1

(-) انتخاب کا ذکر کیا تھا۔ اس کی ایک ضرورت تھی اس میں بات چل پڑی کہ کیسی ضرورت ہے کہ کلام الٰہی کی طرف توجہ دلاؤں۔ دنیا کی لعنت ملامت طعن و تشنیع سب کچھ سنا۔ پھر بھی ٹٹول کر دیکھو کہ خود کلام الٰہی کے جاننے اور سمجھنے کے لئے کیا کیا۔ کتنی کوشش کی؟ جواب یہی ہے کہ کچھ بھی نہیں۔ ہرگز نہیں۔

(از خطبہ 29- مارچ 1901ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار یکم- دسمبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
2-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق- از بی- اے- رفیق صاحب-
3-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (دوبارہ)-
4-00 چینی زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں (نیا)-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- بچوں کی ورک شاپ نمبر 4- (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے-
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں-
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- بچوں کی ورک شاپ نمبر 4 (دوبارہ)-
12-00 دوپہر- سرائیکی پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع 96-6-31-
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-50 بنگلہ پروگرام-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 محفل سوال وجواب- حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ-
6-30 رات- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
7-30 اراؤنڈ دی گلوب-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 البانین پروگرام-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز پروگرام- ناصرات الاحمدیہ- سرگودہا- بمقابلہ راولپنڈی بمقابلہ لاہور بمقابلہ فیصل آباد-

معلمین وقف جدید کی کلاس کا اجراء

○ معلمین وقف جدید کی نئی کلاس جنوری 97ء میں شروع ہوگی۔ جماعتوں کی طرف سے بہت بڑی تعداد میں معلمین کے مطالبے کئے جا رہے ہیں اس بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وقف جدید کو معلمین کی ضرورت ہے۔

ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور میٹرک پاس ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے درج ذیل کوائف کے مطابق 31- دسمبر 96ء تک دفتر کو ارسال فرمادیں۔ میٹرک کی سند کی نقل ساتھ شامل کریں۔

نام- ولدیت- عمر- تعلیم- سکونت

(ناظم ارشاد)

بقیہ صفحہ 3

سے جو اس کی زندگی کا اصل موجب سرمایہ حیات ہے ہٹ جاتا ہے اور فطرت کے دین کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔ تو عذاب شروع ہو جاتا ہے۔ اور اگر قلب مردہ نہ ہو گیا ہو اور اس میں احساس کا مادہ باقی ہو تو وہ اس عذاب کو خوب محسوس کرتا ہے۔ اور اگر اس بگڑی ہوئی حالت کی اصلاح نہ کی جاوے تو اندیشہ ہوتا ہے کہ پھر ساری روحانی قوتیں رفتہ رفتہ نکمی اور بیکار ہو جائیں اور ایک شدید عذاب شروع ہو جاوے پس اب کیسی صفائی کے ساتھ یہ امر سمجھ میں آجاتا ہے کہ کوئی عذاب باہر سے نہیں آتا بلکہ خود انسان کے اندر ہی سے نکلتا ہے ہم کو اس سے انکار نہیں کہ عذاب خدا کا فعل ہے بے شک اس کا فعل ہے۔ مگر اسی طرح جیسے کوئی زہر کھائے تو خدا اسے ہلاک کر دے۔ پس خدا کا فعل انسان کے اپنے فعل کے بعد ہوتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ اشارہ فرماتا ہے خدا کا عذاب وہ آگ ہے جس کو خدا بھڑکاتا ہے اور اس کا شعلہ انسان کے دل سے ہی اٹھتا ہے۔ اس کا مطلب صاف لفظوں میں یہی ہے کہ عذاب کا اصل بیج اپنے وجود کی ناپاکی ہے جو عذاب کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

بقیہ صفحہ 3

طرح اسے جھاڑیوں میں سے چمکتے ہوئے دیکھ کر کہہ اٹھتا ہے کہ وہ گاؤں آگیا۔ اسی طرح جس شخص کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کی چنگاری سلگ اٹھے اگر وہ اس کرم شب چراغ کے برابر بھی ہو تب بھی وہ دوسروں کو روشنی پہنچائے گا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی خدا کا ہو جائے اور اپنے دائرہ استعداد کے مطابق سورج یا چاند یا ستارہ نہ بنے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کر لیتا ہے وہ اس کے نور کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ اور پھر دوسروں کو بھی اپنے انوار سے منور کر دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ بیس دن بعد احتساب کی انقلابی لہر اٹھے گی اور پھر اصل احتساب ہوگا۔ اور کسی کو بھی نہیں بخشا جائے گا۔ اور کسی سے رعایت نہیں کی جائے گی۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ لٹیروں نے نشان تک نہیں چھوڑے لیکن چند روز میں سارے کیس سامنے آجائیں گے ضرورت اس بات کی ہے کہ قوم غصہ میں آئے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ملک کا سماجی اقتصادی نظام جاگیرداری اقتدار کا قیدی ہے اس وقت تک جمہوریت سے بڑی ریاکاری کوئی نہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ "سٹیٹس کو" رکھنے والی جماعتیں الیکشن جیتیں تو سب سے پہلے احتساب کا قانون ختم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ذاتی اقتدار کے لئے ملکی اداروں کو اپنا آلہ کار بنایا گیا۔ بلدیاتی نظام اس لئے ختم کیا گیا کہ چھوٹی سطح کے معاملات عوام اپنے ہاتھ میں لیں انہوں نے مزید کہا کہ سابق حکمرانوں کے لئے پہلی چارج شیٹ کافی ہے کہ 1000 کروڑپتی مفت حج پر بھیج دیئے۔

○ بھارت اور چین نے ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کے معاہدہ سمیت 4 اہم معاہدوں پر دستخط کئے ہیں۔ دونوں ملک ایک دوسرے کی سرحدوں کا احترام کریں گے۔ سرحدی تنازعہ کا منصفانہ منطقی اور دونوں ملکوں کے لئے قابل قبول حل تلاش کیا جائے گا۔ ہانگ کانگ چین کو ملنے کے بعد بھارت وہاں اپنا قونصل خانہ برقرار رکھے گا۔ منشیات کی سمگلنگ کے خلاف دونوں ملک تعاون کریں گے۔ البتہ سرمایہ کاری سے متعلق سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔

○ گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم نے کہا ہے کہ میں غیر جانبدار الیکشن کے لئے ہر جماعت کو یقین دہانی کرا سکتا ہوں مگر احتساب کے بارے میں ایسا نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی جماعت کو الیکشن سے روکیں گے نہ کسی کا راستہ صاف کریں گے۔ انہوں نے کہا صدر اور چیف جسٹس میں ملی بھگت کا تصور غلط ہے۔ احتساب کے ذریعے صرف افراد پر الیکشن میں حصہ لینے پر پابندی ہوگی سیاسی جماعتوں پر نہیں۔ لیکن جس جماعت نے نتائج نہیں ماننے اسے انتخابی عمل میں حصہ لینے یا نہ لینے کا فیصلہ ابھی کر لینا چاہئے۔

○ نگران وفاقی وزیر اطلاعات و فروغ ذرائع ابلاغ ارشاد احمد حقانی نے کہا ہے کہ الیکشن کے دوران صوبائی انتظامیہ الیکشن کمیشن کے ماتحت ہو گی انہوں نے کہا کہ قوم سیاست دانوں سے مایوس ہے ہم انتخابی اخراجات پر پابندی لگائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کرپشن کے واقعات شمار کرنا مشکل ہے۔

○ نگران وزیر اعلیٰ پنجاب میاں افضل حیات نے کہا ہے کہ انتخابات ملتوی نہیں ہوں گے پنجاب میں احتساب کمیشن جلد کام شروع کر دے گا مہنگائی کم کرنے کے لئے اقدامات کر رہے ہیں احتساب میں سیاست دانوں کو کسی انتقام کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔

○ چین نے اس بھارتی پراپیگنڈے کی سختی سے تردید کی ہے کہ اس نے ایم الیون میزائل یا کوئی نیوکلیر ڈیلیوری سسٹم پاکستان کو فراہم کیا ہے۔ کہا گیا کہ چین کا اصولی موقف یہ ہے کہ وہ جنوبی ایشیائی خطے کے کسی بھی ملک کو ایٹمی آلات حرب و ضرب نہیں دے گا۔ جس سے خطے میں طاقت کا توازن درہم برہم ہو۔ یا امن و امان کی صورت حال متاثر ہو۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہم احتساب و انتخاب کے نام پر فراڈ نہیں ہونے دیں گے۔ گندے لوگوں اور آرٹیکل 62 اور 63 کی خلاف ورزی کرنے والے امیدواروں کا گھیراؤ کریں گے۔ کسی چور لٹیرے کو حکمران نہیں بننے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ احتساب کے بغیر انتخاب کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہم اس سرزمین پر اللہ کی حاکمیت اور انصاف چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم انتخابات کا بائی کاٹ نہیں کریں گے لیکن جب یہ دیکھیں گے کہ یہ محض تماشا ہیں تو لوگوں کو بیدار کریں گے۔

○ نگران وفاقی وزیر اطلاعات ارشاد احمد حقانی نے کہا ہے کہ نیا آزادی معلومات آرڈی ننس تیار ہو گیا ہے اور جلد نافذ کر دیا جائے گا۔ اخبارات و جرائد کے مسائل حل کر دیئے جائیں گے انہوں نے بتایا کہ اب اشتہارات میرٹ پر دیئے جا رہے ہیں۔

○ معزول وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ لغاری اگر کنگز پارٹی نہیں بنا رہے تو پیپلز پارٹی کے مسترد لوگوں سے میرے خلاف قراردادیں کون منظور کرا رہا ہے۔ اور ایم کیو ایم کو گورنر سندھ کی پیش کش کیوں کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نگران غلطیوں پر غلطیاں کر رہے ہیں ہم ان کے لئے میدان کھلا نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پیپلز پارٹی پر جب برا وقت آیا تو ایک انقلابی یونٹ میں ڈھل جاتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ چند روز میں آٹا' سوئی گیس اور فون کے نرخوں میں بھی اضافہ ہونے والا ہے انہوں نے مزید کہا کہ نگران عوامی احتساب کے لئے تیار رہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ صدر نے حکومت ختم کر کے سزا پہلے سنا دی اور تحقیقات اب ہو رہی ہے۔

○ مسلم لیگ پنجاب کے صدر چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ انتخابات کے التوا کی صورت میں بھی ہم پیپلز پارٹی سے اتحاد نہیں کریں گے۔ ہمیں صدر اور وزیر اعظم کے وعدوں پر یقین ہے۔ مسلم لیگ نے انتخابات کی تیاری کر رکھی ہے۔ پیپلز پارٹی کے سوا تمام جماعتوں سے اسمبلی نشستوں پر ایڈجسٹمنٹ ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ احتساب دکھاوے یا کارروائی کے لئے نہیں ہونا چاہئے۔ اس کی آڑ میں انتقام نہ لیا جائے۔ نگران حکومت احتساب کے لئے رہنما اصول مرتب کر کے دے۔

○ معزول وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر عدالت میں میرے خلاف فیصلہ کیا گیا تو یہ عوام کے خلاف ظلم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اگر لاہور کے وزیر اعظم کے لئے ایک قانون ہے اور لاڑکانہ کے وزیر اعظم کے لئے دوسرا تو یہ ایک بہت بڑا ظلم ہوگا۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ بے نظیر' نواز شریف' زرداری اور شہباز شریف کرپشن کے چار بڑے ستون ہیں احتساب کا آغاز انہیں سے کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آئین اگر صدر گورنروں اور ججوں کے احتساب کی اجازت نہیں دیتا تو بھی انہیں خود کو احتساب کے لئے پیش کرنا چاہئے۔ چیف جسٹس صاحبان پر مشتمل نگران حکومت بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ 90 روز میں الیکشن کرانے کا تو شور ہے لیکن کیا قرارداد مقاصد سے انحراف آئین سے اختلاف نہیں۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت اور صدر فاروق لغاری کے درمیان ملاقات میں سیاسی اور دفاعی معاملات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس ملاقات کے دوران شفاف اور غیر جانبدارانہ الیکشن کرانے کے لئے ٹھوس منصوبہ بندی کر لی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ الیکشن کو سبوتاژ نہیں ہونے دیا جائے گا۔

○ پاکستان سائیکالوجی ایسوسی ایشن کی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر نوشین کے رحمان نے کہا ہے کہ ملک کے 90 فی صد سیاست دان ذہنی مریض ہیں نگران حکومت کو چاہئے کہ انتخابات سے پہلے ان کا معائنہ کروائے اور صرف ان سیاست دانوں کو الیکشن لڑنے کی اجازت دی جائے جو ذہنی طور پر تندرست ہوں۔

○ جونیجو لیگ میں پھوٹ پڑ گئی ہے اور یہ جماعت چٹھہ اور ہوتی گروپوں میں بٹ گئی ہے۔ لاہور اور اسلام آباد میں دونوں گروپوں کے علیحدہ علیحدہ اجلاس ہوئے۔ اور ان دونوں میں حامد ناصر چٹھہ اور عبدالغفور ہوتی کو اپنے اپنے گروپ کا صدر منتخب کر لیا گیا۔

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

مکان برائے فروخت

دارالصدر ربوہ پلاٹ 12/ پر میں سے ایک کنال رقبہ پر ایک مضبوط خوبصورت مکان جس کا مسقف رقبہ نیچے اوپر 1/2 کنال ہے (یعنی ایک منزل 15 مرلے پر) برائے فروخت ہے۔ خریدار حضرات مجھ سے رابطہ فرمائیں
ایڈووکیٹ محمد شریف خان ربوہ

ضیاء آرنیکا ھیئر آئل

سر کے بالوں کی خشکی، سکری، سفیدی اور بال گرتے ہوں تو بفضلِ خدا بہترین ٹانک ہے۔ میڈیکل اور جنرل سٹورز سے بھی حاصل کریں۔
تیار کردہ: الضیاء فارمیسی آف ہومیو پیتھی ہومیو کلینک رحمت بازار ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطبِ حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 5-6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔ 212855 کوٹھی نمبر 9 محلہ دارالعلوم غربی ربوہ۔ 212755
■ ہر ماہ 10-11-12 تاریخ مکان نمبر 2029 گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد فون 415845
■ ہر ماہ 15-16 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 20-21-22-23 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

میاں بھائی

ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے ضرورت ہے
• آفس کلرک عمر 25 تا 35 سال
• گھریلو ملازم (خدمت گار)
پتہ برائے رابطہ
پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین
جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون نمبر: 7932514 7932515